



دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توکل علی اللہ کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ نمونہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ۔ مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ۔
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ لَا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 02/ اکتوبر 2026ء ۲۷/ ۱۲۰۵ھ (بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے)

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی ابتدائی زندگی سے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل، اُس کا آپ سے سلوک اور آپ کا اللہ تعالیٰ پہ توکل جو تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تیس برس قبل میرے والد صاحب اپنی آخری عمر میں بیمار ہوئے جس میں ان کی وفات مقدر تھی۔ اُس روز دو پہر میں الہام ہوا کہ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ جس کے معنی ہیں قسم ہے آسمان کی اور اس حادثے کی جو آفتاب کے غروب کے وقت پڑے گا۔ اور ساتھ ہی دل میں ڈالا گیا کہ یہ ان کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔ یہ اصل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزا پُرسی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب مجھے خبر دی گئی تو مجھے کچھ دکھ پہنچا۔ اُن کو زندگی میں گورنمنٹ کی طرف سے کچھ حقوق حاصل تھے جس کی وجہ سے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اب تنگی کے دن ہم پر آئیں گے۔ تب اسی وقت غنودگی میں یہ الہام ہوا کہ اَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ یعنی کیا خدا اپنے بندے کے لیے کافی نہیں۔ اس الہام الہی کے ساتھ دل قوی ہو گیا جیسے کوئی سخت دردناک زخم مرہم سے اچھا ہو جاتا ہے۔ یہ عمل بارہا آزمایا گیا ہے کہ وحی الہی میں دلی تسلی دینے کے لیے ایک خاصیت ہے یعنی آپ کو یقین تھا کہ اللہ کافی ہے اور کسی چیز کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

آپ نے فرمایا کہ جب مجھے یہ الہام ہوا تو میں نے اسی وقت یہ سمجھ لیا کہ خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ تب میں نے ایک ہندو کھتری ملاو امل ساکن قادیان کو یہ الہام لکھ کر دیا اور یہ سارا قصہ اسے سنایا اور فوری امر ترس بھیجا تا محمد شریف صاحب کلا نوری کی معرفت کسی نگینے میں کھدوا کر مہر بنوا کر لے آئے۔ اور میں نے اس ہندو کو تیار کیا تا وہ گواہ ہو اور مولوی محمد شریف بھی گواہ ہو جائیں۔ چنانچہ مولوی صاحب کی معرفت سے یہ انگوٹھی مبلغ پانچ روپے میں تیار ہو کر میرے پاس پہنچ گئی۔ اور اب تک

میرے پاس موجود ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور اللہ کے فضل سے اب تک چلتی آرہی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آپ علیہ السلام کے اللہ پر توکل اور سچائی پر قائم رہنے کے غیر بھی معترف تھے۔ ملک صلاح الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک مجلس میں حضرت صاحب کی مخالفت شروع کی تو مولوی فضل دین صاحب جو ایک غیر احمدی وکیل تھے اور مقدمہ اقدم قتل میں حضور کے وکیل تھے۔ انہوں نے نہایت جوش میں آکر کہا کہ میں مرزا صاحب کی عظیم شخصیت اور اخلاق کا قائل ہوں۔ میں نے بڑے بڑے نیک لوگوں کو دیکھا ہے کہ قانونی مشوروں پر انہوں نے اپنا بیان تبدیل کر لیا لیکن آپ کو ایسا پایا کہ جنہوں نے سچ کے مقام سے قدم نہیں ہٹایا۔ میں نے مارٹن کلا راک کے مقدمے میں ایک قانونی بیان تجویز کیا اور میں نے کہا کہ ملزم کا بیان حلفی نہیں ہوتا۔ مرزا صاحب نے بیان پڑھ کر کہا کہ اس میں تو جھوٹ ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو اجازت نہیں دی کہ ملزم جھوٹ بولے۔ میں نے کہا کہ آپ کیوں جان بوجھ کر اپنے آپ کو بلا میں ڈالتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: میں یہ قانونی بیان دے کر ناجائز فائدہ اٹھانے کے لیے اپنے خدا کو ناراض کر دوں۔ یہ ممکن نہیں خواہ کچھ ہو جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے کبھی وہم بھی نہیں کیا کہ آپ کی وکالت سے فائدہ ہوگا۔ میرا بھروسہ تو خدا پر ہے جو میرے دل کو دیکھتا ہے اور میں اس پر توکل کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میرا بیان آپ کے اس قانونی بیان سے زیادہ موثر ہوگا۔ خواہ سزا ہو جائے لیکن میں خوش ہوں گا کہ میں نے خدا کی نافرمانی نہیں کی اور عجیب بات ہے کہ آپ بری بھی ہو گئے۔ فرمایا کہ وکالت تو ایک دنیاوی چیز ہے لیکن توکل اللہ تعالیٰ پر کرنا چاہیے۔ یہ غیر بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آج کل کے لوگوں کے نزدیک تہذیب یہ ہے کہ دنیا کا کیڑا بن جائیں اور خدا کو بھول جائیں اور ظاہری اسباب کی پرستش میں لگ جائیں مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک تہذیب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ حاصل ہو جائے اور دل کو سچی پاکیزگی حاصل ہو جائے۔

ایک مجلس میں کچھ بیماریوں کا ذکر تھا۔ حضور نے فرمایا: میرا مذہب بیماریوں میں دعا کے ذریعے سے شفا کے متعلق ایسا ہے کہ جتنا میرے دل میں ہے، اتنا میں ظاہر نہیں کر سکتا۔ طبیب ایک حد جاتا ہے پھر ٹھہر جاتا ہے اور مایوس ہو جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اکثر لوگ اب بھی خط لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر نے جواب دے دیا ہے۔ لیکن اس کے آگے خدا دعا کے ذریعے سے راہ کھول دیتا ہے کہ جو حدیں لوگوں نے مقرر کی ہوئی ہیں اس سے آگے بڑھ کر امید پیدا ہو اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی شناخت شروع ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

ہمارا مذہب یہی ہے کہ اگر دنیا کے تمام طبیب ناامید ہو جائیں اور موت کا فتویٰ لگائیں پھر بھی کافی توجہ پیدا ہونے پر دعا قبول

ہو کر شفا ہو جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؒ کی علالت کے حوالے سے شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؒ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متوکلانہ شان بیان کرتے ہیں کہ:

مولوی صاحبؒ کی بیماری میں حضرت صاحبؒ نے اپنی کمال محبت اور ایثار کا اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکل اور بھروسے کا نمونہ دکھایا جو ایک اہل بصیرت کے لیے کافی ثبوت ہے حضرت اقدسؒ کے من جانب اللہ ہونے کا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا سچا تعلق ہونے کا اور اس بات کا کہ کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ آج امت میں دیکھنا چاہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ آج دنیا میں کوئی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری وقت تک دعا کرتے رہے لیکن جب وقت آگیا تو پھر اللہ کی رضا پر راضی ہو گئے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ توکل یہی ہے کہ جو اسباب اللہ تعالیٰ نے مقرر کیے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر خود دعا میں لگ جاؤ کہ خدا تو ہی اس کا انجام بخیر کر۔ صد ہا آفات اور مصائب ہیں جو ان اسباب کو بھی تہہ وبالا کر سکتے ہیں، ان کی دست و برد سے بچا کر ہمیں منزل مقصود پر پہنچا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت سید زین العابدین شاہ صاحبؒ بیان کرتے ہیں کہ جو نہی علاقے میں طاعون نمودار ہوتی آپؑ اپنے گھر کی صفائی کا حکم دیتے، بورڈنگ ہاؤس کی صفائی کرواتے اور تمام احباب کو حکم دیتے کہ اپنے گھروں میں فنائل کا استعمال کریں اور دھونی دیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ اسباب سے کام لینا بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکریہ ادا کرنا ہے اور ترک اسباب شریعت الہیہ کے خلاف ہے۔ توکل کا مقام اس کے بعد ہے۔ سچی معرفت یہ ہے کہ اسباب کے پیچھے خدا تعالیٰ کے ہاتھ کو دیکھا جائے۔

حضور فرماتے ہیں، خدا کے مقرب بندوں کے توکل کی بھی ایک عجیب شان ہوتی ہے ایک طرف وہ اسباب کو اس طرح بروئے کار لاتے ہیں کہ ایک دنیا دار یہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ شاید ان کا سارا بھروسہ اسباب پر ہی ہوتا ہے لیکن کبھی وہ اسباب کو اس طرح ترک کرتے ہیں کہ جیسے ان کی ضرورت ہی نہیں۔ توکل کی یہ شان بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت میں ہمیں نظر آتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے دو تین سال قبل جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شدید کھانسی ہوئی۔ اس وقت میری عمر ۱۷ سال کے قریب تھی اور آپؑ کو دوائی دینا میرے سپرد تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؒ کے نسخے بھی استعمال ہوتے تھے اور دوسرے بھی لیکن کھانسی بڑھتی جاتی تھی۔ یہ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے۔ عبدالحکیم مرتد نے آپؑ کی کھانسی کی تکلیف کا پڑھ کر لکھا تھا کہ آپؑ نعوذ باللہ سل کی بیماری میں مبتلا ہو کر فوت

ہوں گے۔ اس لیے میں بہت احتیاط کرتا تھا کہ کہیں ان کو غلط طور پر خوشی کا کوئی بہانہ نہ مل جائے۔ بعض اوقات کھانسی کا اتنا لمبا دورہ پڑتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ سانس رک جائے گا۔ اسی حالت میں باہر سے ایک دوست آئے اور تحفے کے طور پر پھل لائے تو میں نے وہ آپ کے سامنے پیش کر دیئے کہ یہ لائے ہیں۔ آپ نے یہ دیکھا تو فرمایا کہ ان کو جزاک اللہ کہہ دو۔ اور ان میں سے کیلا اٹھایا۔ اور شاید مجھے سبق دینے کے لیے فرمایا کہ یہ کھانسی میں کیسا ہوتا ہے؟ میں نے کہا کہ یہ اچھا نہیں ہوتا تو آپ مسکرا پڑے اور چھیل کر کھانا شروع کر دیا۔ میں نے کہا کھانسی بہت سخت ہے اور یہ کھانسی میں اچھا نہیں ہے۔ آپ مسکرا کر اس کو چھیل کر کھاتے رہے اور میں نے نادانی سے پھر اصرار کیا کہ نہیں کھانا چاہئے۔ فرمایا کہ مجھے ابھی الہام ہوا ہے: کھانسی دور ہوگئی۔ حالانکہ نہ کوئی دوا استعمال کی مگر کھانسی دور ہوگئی۔ یہ صرف الہی تصرف سے ہوا۔ چنانچہ کھانسی اسی وقت سے جاتی رہی حالانکہ اس وقت نہ کوئی دوا استعمال کی اور نہ پرہیز کیا بلکہ بد پرہیزی کی اور کھانسی بھی دور ہوگئی۔ اگرچہ اس سے پہلے ایک مہینہ علاج ہوتا رہا تھا اور کھانسی دور نہ ہوتی تھی تو یہ الہی تصرف ہے یوں تو بد پرہیزی سے بیماریاں بھی ہوتی ہیں اور علاج سے صحت بھی ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے دخل بھی دے دیتا ہے اور دعا کا ہتھیار اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو سکھایا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور جا کر کہے کہ میں آزادی نہیں چاہتا میں اپنے حالات سے تنگ آ گیا ہوں آپ مہربانی کر کے میرے معاملات میں دخل دیں اور اللہ تعالیٰ بھی دیکھتا ہے کہ بندہ متوکل ہو گیا ہے اور چاہتا ہے کہ میں اس کے معاملات میں دخل دوں تو وہ دیتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ پر پورا توکل کیا جاتا ہے۔

اس حوالے سے مزید ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم عطا الرحمن صاحب مغربی بنگال انڈیا کا جو گذشتہ دنوں ۷۶ سال کی عمر میں وفات پائے، ذکر خیر فرمایا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔ ایک بیٹے مفیض الرحمان صاحب مربی سلسلہ بوسنیا ہیں۔ ایک بیٹے شاہ نور صاحب معلم ہیں انڈیا میں اور ایک داماد صابر علی صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ حضور انور نے دوسرا ذکر مرحومہ خدیجہ صدیقہ کو نتو صاحبہ انڈونیشیا کا فرمایا حضور انور نے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت فرماتے ہوئے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ أَذْكُرُوا اللَّهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يُسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ۔